جلد ۲۷ | مورخہ ۲ صفر سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۹۱

چوہدری افضل حق کے خطبۂ صدارت پر نظر

(۱)

عقل کا اندھا کون ہے؟

پشاور میں احرار نے ۷۔۸۔۹۔ اپریل کو ایک کانفرنس منعقد کی۔ اس میں چوہدری افضل حق صاحب نے بحیثیت صدر جو خطبہ پڑھا۔ وہ اب اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے خلاف بھی جی بھر کے پھپھولے پھوڑے۔ اور حسب معمول اپنے آپ کو فہم و فراست کا پتلا اور فرزانہ روزگار سمجھتے ہوئے کہا ہے۔

"کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی راہ اختیار کر سکتا ہے۔ تاہم عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والوں کی کوئی کمی نہیں"

کہنے کو تو جو کسی کا جی چاہے کہہ سکتا ہے۔ اور دُنیا میں ایسے بد دماغ اور مئے پندار سے سرشار لوگوں کی بھی کمی نہیں۔ جو اپنے سوا سب کو عقل سے کورے سمجھتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اس قسم کے لوگ اپنی گفتار اور کردار میں کہاں تک عقل و سمجھ کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ اسی لحاظ سے اگر چوہدری افضل حق کے ان الفاظ کو جو جماعت احمدیہ کے متعلق کہے گئے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اس عقل و سمجھ کا مالک اگر دوسروں کو عقل کا اندھا اور عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والے قرار دے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی عقل سے ہی دوسروں کے متعلق اندازہ لگا سکتا ہے۔

کس متمردانہ انداز میں کہا گیا ہے۔ کہ "کوئی عقل کا اندھا ہی مرزائیت کی راہ اختیار کر سکتا ہے" لیکن جب دیکھا۔ کہ احمدیت جسے احراری بغض و کینہ نے "مرزائیت" نام دے رکھا ہے۔ باوجود احرار اور ان جیسے دوسرے معاندین کی انتہائی مخالفت کے روز بروز ترقی کرتی جا رہی ہے۔ ہزاروں آدمی ہر سال اس میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو کہہ دیا۔ کہ "عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والوں کی کوئی کمی نہیں" گویا یہ تو تسلیم کر لیا۔ کہ احمدیت کی راہ اختیار کرنے والوں کی کوئی کمی نہیں۔ البتہ اپنے جذبات عداوت کی تسکین کے لئے انہیں عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والے یعنی بے وقوف کہہ دیا۔ اور اتنا بھی خیال نہ کیا کہ وہ شخص جس نے لیڈران احرار کو پبلک سے روشناس کرایا اور جسے وہ اپنا آقا و استاد سمجھتے رہے ہیں۔ یعنی مولوی ظفر علی صاحب۔ وہ آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل کیا کہہ چکا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے احمدیت کی توصیف کرتے ہوئے نہیں بلکہ انتہائی مخالفت کے دوران میں لکھا۔

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ۔ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئے ہیں" (زمیندار ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

جن لوگوں کی عقل و فکر کے متعلق احمدیت کے ایک دیرینہ مخالف کا تجربہ یہ ہو۔ ان کو عقل کے اندھے قرار دینے والا دراصل خود ہی عقل سے بیگانہ ہے۔ اور جو کچھ اس نے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں کے لئے کہا۔ وُہی اس کی زبان و قلم سے نکلنا چاہیئے تھا۔ اور اسی سے جماعت احمدیہ کا حق پر۔ اور احرار کا باطل پر ہونا ثابت ہے۔ اور وُہ اس طرح کہ ہر زمانہ میں حق و صداقت کو قبول کرنے والوں کے متعلق پرستاران باطل یہی کہتے چلے آئے ہیں۔ حتےٰ کہ سرور دو عالم رحمۃ للعالمین۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے خوش بخت اور فرزانہ عالم انسانوں کو بھی منافقین یہ کہنے سے باز نہ رہے۔ کہ انؤمن کما امن السفھاء۔ یعنی کیا ہم بھی ان بے وقوفوں۔ اور بے عقلوں کی طرح ایمان لے آئیں۔ اس پر خدا تعالےٰ نے ان کے متعلق یہ فیصلہ صادر فرمایا۔ کہ الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون۔ خبردار یقیناً یہ خود ہی عقل کے اندھے ہیں۔ لیکن جانتے نہیں۔

پس جب فخر دو عالم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لانے والوں کو بے عقل اور بے وقوف کہا گیا تو ضروری تھا کہ آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والوں کو بھی بے عقل کہا جاتا۔ تا اس زمانہ کے ایسے لوگ بھی خدا تعالیٰ کے اس فیصلہ کے مصداق بنتے کہ الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون
چودھری افضل حق صاحب نے احمدیت میں داخل ہونے والوں کو عقل کے اندھے اور عقل کے پیچھے لٹھ لے کر پھرنے والے کہہ کر سمجھا ہوگا۔ کہ انہوں نے لوگوں کے رستہ میں ایسا بند باندھ دیا ہے کہ وہ اب احمدیت کی طرف رُخ نہیں کریں گے۔ لیکن دراصل انہوں نے احمدیت کی صداقت کی ایک دلیل پیش کی ہے۔ اور غور و فکر سے کام لینے والے اصحاب کے لئے یہ سمجھنے کا موقع بہم پہنچایا ہے کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت حق قبول کرنیوالوں کو معاندین بے وقوف کہتے تھے۔ اسی طرح موجودہ زمانہ میں احمدیوں کو بیوقوف اور بے عقل کہہ کر انکا حق پر ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ اپریل۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بفضل خدا اسہال سے آرام ہے البتہ ضعف اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال آج صبح کی ٹرین سے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

مسجد محمد دار الفضل میں آج بعد نماز عشاء ایک جلسہ ہوا جس میں ملک مولا بخش صاحب نے استقلال کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر اور نور محمد صاحب جالندھری نے بھی تقریریں کیں۔

سیٹھی محمد اسحاق صاحب محلہ دار الرحمت کا لڑکا محمود احمد بعمر ۹ سال وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

اخبار احمدیہ

شکریہ احباب اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے میرا لڑکا ڈاکٹر محمد یعقوب خان اسسٹنٹ سرجن اڈنبرا میں ایم۔ آر سی۔ پی کے امتحان میں بھی کامیاب ہوگیا ہے۔ اس سے قبل ڈی۔ ایم۔ آر کا امتحان بھی پاس کر چکا ہے اور ان اصحاب کا دلی طور پر شکر گزار ہوں جو خاکسار کی گزارش پر عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہے۔ خاکسار محمد عبد الرشید بٹالہ

درخواست ہائے دعا شیخ عبد الغنی صاحب چیف گلاس کلرک پشاور اپنی لڑکی اور نواسے کی صحت کے لئے منور احمد صاحب قادیان اپنے بھائی مرزا احمد شفیع کی ایس۔ اے۔ وی کے امتحان میں کامیابی کے لئے۔ چودھری سعد الدین صاحب اے۔ ڈی۔ آئی سکولز ایم۔ اے کے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

ولادت سید عبد القیوم صاحب پسر سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ہاں ۹ ۱۰ اپریل کی درمیانی شب لڑکا تولد ہوا جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد الشکور تجویز فرمایا ہے۔ میاں محمد الدین صاحب تہال کے لڑکے ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے صفیہ نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

کیا آپ نے اپنا پورا چندہ خلافت جوبلی فنڈ میں ادا کر دیا ہے؟

بجٹ سال رواں ۳۰ اپریل تک پورے کئے جائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔
"خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے۔ کہ واقعی اور قطعی وہی شخص اس جماعت میں سمجھا جائے گا جو اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"
نیز فرمایا ہے۔ "جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا۔ اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔"
اس سے ظاہر ہے کہ تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرنے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ایسا شخص جو اس سے زیادہ یا کئی سال سے چندہ ادا نہ کرتا ہو۔ ایسے شخص کو اپنے انجام کے متعلق خود سوچ لینا چاہئیے۔ اس لئے جملہ احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اب جبکہ مالی سال ختم ہونے میں صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں وہ اپنے بقایوں کا جائزہ لیں۔ اور اگر کسی کے ذمہ کسی ماہ کا چندہ باقی ہو۔ تو اس کو ۳۰ اپریل تک مرکز میں بھجوا دیں۔
عہدہ داران مال کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ زیادہ مستعدی دکھائیں اور کوشش کریں۔ کہ سال حال کے آخر تک ان کی جماعتوں کے بجٹ پورے ہو جائیں تاکہ ان کے نام بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جا سکیں۔ ناظر بیت المال

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

مجلس مشاورت میں امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کثرت آراء کو منظور فرماتے ہوئے یہ فیصلہ فرمایا کہ مدرسہ احمدیہ میں صرف وہ طلباء داخل کئے جائیں جو کم سے کم انگریزی مڈل پاس ہوں۔ اور ان کا تعلیمی کورس اسی نسبت سے بجائے سات سال کے تین یا چار سال کا ہو۔ چونکہ مدرسہ احمدیہ کا سیشن ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء سے شروع ہو گیا ہے۔ اور جماعت بندی ہو رہی ہے اس لئے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انگریزی مڈل پاس طلباء جلد سے جلد قادیان پہونچکر مدرسہ احمدیہ میں اپنے داخلہ کا انتظام کریں۔ میٹرک پاس طالب علم بھی جو فارغ ہوں داخل ہو سکتے ہیں۔ اور اگر وہ کوشش کریں تو بجائے تین یا چار سالوں کے صرف دو سال کے اندر اس مدرسہ کا سارا کورس ختم کر کے جامعہ احمدیہ قادیان کی مولوی فاضل کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کر لینے کے بعد بغیر کسی کالج میں داخل ہونے اور مصارف کثیرہ کی زیر باری کے انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے کے امتحانات بالترتیب صرف ایک ایک سال کی پڑھائی کے بعد پرائیویٹ طور پر نہایت آسانی سے پاس کئے جا سکتے ہیں۔
سید محمد اسحٰق ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۴۳۶) خدا ارحم کے ایک اعتراض کا جواب

ولو تریٰ اذ المجرمون ناکسوا رؤسھم عند ربھم۔ ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحًا انا موقنون (السجدہ) یعنی قیامت کے دن مجرم اپنے رب کے حضور سر جھکائے کھڑے ہوں گے۔ اور کہیں گے۔ کہ اے رب ہم نے سب کچھ دیکھ لیا۔ اور سن لیا۔ اب ہم کو دنیا میں واپس کر دے۔ تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ ہم کو تو اب یقین کا مرتبہ حاصل ہو گیا۔ اسی طرح حتی اذا جاء ھم الموت قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحًا فیما ترکت کلا انھا کلمۃ ھو قائلھا (مومنون) یعنی جب موت آجاتی ہے۔ تو ظالم کہتا ہے۔ کہ اے رب مجھے واپس کر دے تاکہ میں پھر دنیا میں نیک عمل کروں۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ یہ تو اس کی باتیں ہی باتیں ہیں۔

ایک اور جگہ سورۂ انعام میں فرمایا کہ ولو تریٰ اذ وقفوا علی النار فقالوا یالیتنا نرد ولا نکذب بایات ربنا ونکون من المومنین بل بدا لھم ما کانوا یخفون من قبل ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ وانھم لکاذبون۔ یعنی جب مجرم نار جہنم پر کھڑے ہوں گے۔ تو کہیں گے ہائے کاش ہم واپس کئے جاتے۔ تاکہ ہم نشانات الٰہی کی تصدیق کرتے۔ اور ایمان لے آتے۔ اب تو جو کچھ وہ چھپاتے تھے۔ وہ صاف ظاہر ہو گیا۔ اور اگر انہیں واپس بھی کیا جائے تو پھر بھی وہ پہلے جیسی بدکاریاں ہی کریں گے اور اس بات میں وہ جھوٹے ہیں۔ یہاں سوال یہ ہے۔ کہ جب کفار واپسی کی درخواست کریں گے۔ اور وعدہ کریں گے کہ ہم کو خدا پر یقین حاصل ہو گیا ہے ہم اب ضرور اپنی اصلاح کر لیں گے۔ اور توبہ کے آثار دکھا دیں گے۔ اور پھر کبھی ویسے عمل نہیں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کو مہلت کیوں نہیں دے گا۔ یہ بات رحم کے برخلاف ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو پہلی دفعہ اس دنیا میں کافی عمر اور وقت ان کو ملا تھا۔ جیسے فرمایا۔ اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر (پارہ ۲۲) اگر اس طرح روز روز امتحان ہوا کریں۔ تو پہلی دفعہ پاس ہونے والے مومنین کی کمال نا قدری متصور ہے دوسرے یہ کہ اگر واپس بھی کئے جائیں تو پھر بھی اصلاح نہیں ہوگی۔ ولو ردوا لعادوا لما نھوا عنہ وانھم لکاذبون) بظاہر یہ امر مستبعد معلوم ہوتا ہے۔ مگر دنیا میں ہر روز اس کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص لوگوں کو آتشک میں مبتلا دیکھتا ہے۔ مگر پھر زنا کرتا ہے خود مبتلا ہوتا ہے۔ اچھا ہو کر پھر وہی حرکت کرتا ہے۔ بلکہ اس بیماری یعنی سزا کے دوران میں ہی وہ گناہ کئے جاتا ہے چور قید ہو کر جیل میں جاتا ہے۔ تو اندر جا کر چوری کرتا ہے۔ اور چھوٹ کر باہر آتا ہے۔ تو اسی شب پھر نقب زنی کی واردات کرتا ہے۔ پس خدا کا فرمان بالکل سچا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ قلوب کی اصلاح نہیں ہوئی۔ وہ ایسے مسخ اور مختوم ہو جاتے ہیں۔ کہ جب تک نار جہنم سے ان کی مہریں ٹوٹ کر صفائی قلب گناہ سے نفرت۔ اور حقیقی طہارت نہ پیدا ہو۔ تب تک اگر ہزار دفعہ بھی ایسا آدمی واپس کیا جائے گا۔ تو پھر بھی گناہ کرے گا۔

(۴۳۷) تردید کفّارہ

قرآن مجید میں کفارہ کی تردید کئی جگہ آئی ہے۔ اور مشہور آیات اس کی بابت یہ ہیں۔ کہ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ اور لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت اور ان لیس للانسان الا ما سعیٰ اور یا ایھا الانسان انک کادح الیٰ ربک کدحًا فملٰقیہ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ایک اور آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفارہ کا سبز باغ دکھانا مومن کا کام نہیں۔ بلکہ کفار کی عادت ہے و قال الذین کفروا للذین امنوا اتبعوا سبیلنا ولنحمل خطایاکم وما ھم بحاملین من خطایاھم من شیء۔ انھم لکاذبون۔ ولیحملن اثقالھم واثقالًا مع اثقالھم ولیسئلن یوم القیامۃ عما کانوا یفترون۔ (عنکبوت) کافر لوگ مومنوں سے کہا کرتے ہیں۔ کہ تم ہمارے مذہب میں داخل ہو جاؤ۔ ہم تمہارے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گے۔ حالانکہ وہ کسی کا ایک گناہ بھی اپنے سر پر نہیں لا دسکتے۔ وہ جھوٹے ہیں۔ ہاں وہ اپنے کئے ہوئے گناہ اٹھائیں گے اور ان کے علاوہ لوگوں کو اس طرح گمراہ کرنے کا جو گناہ ہے۔ اس کا بوجھ بھی اٹھائیں گے۔ اور قیامت کے دن ان سے اس افترا کی بابت باز پرس ہوگی۔

(۴۳۸) خلیفہ اور انجمن

قرآن مجید نے خلیفہ اور انجمن کے کاموں کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔ اور دو کام ایک دوسرے سے اس طرح علیحدہ ہیں۔ کہ خیال بھی نہیں آسکتا۔ کہ انجمن سلسلۂ حقہ کو خلیفہ سے بے نیاز کر سکتی ہے۔ کوئی بھی انجمن یا کمیٹی ہو۔ اس کے متعلق صرف یہ تین کام ہیں۔ جو قرآن نے مقرر کئے ہیں۔ لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او اصلاح بین الناس (نساء) یعنی عموماً انجمنیں اور کمیٹیاں بنی نوع انسان کے لئے مفید نہیں ہوتیں۔ جو اچھی ہوتی ہیں۔ ان کے کام کا دائرہ یہ ہے کہ کچھ مالی امداد غریبوں کو۔ کچھ نیکی کے کام۔ اور کچھ لوگوں کے جھگڑے تصفیہ کرا دیا کریں۔ لیکن خلفائے راشدین کی بابت یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ لاخیر فی کثیر من الخلفاء۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک سراسر خیر ہے۔ اور ان کے کام بھی اس طرح محدود نہیں ہیں۔ بلکہ وہ نبی کے جانشین ہوتے ہیں۔ نبی کے تمام کاموں میں (مثلاً کتاب و حکمت سکھانا۔ خدا کے احکام پہونچانا۔ تزکیہ نفوس کرنا) اور ان مسائل دینیہ کی تکمیل جماعت کے اندر کرتے ہیں۔ جن کی بابت یا تو لوگوں میں علم نہیں ہوتا۔ یا ان میں اختلاف موجود ہوتا ہے۔ پھر ان کو ایک ہاتھ پر جمع کر کے وہ ایسی وحدت اور محکم نظام قائم کر دیتے ہیں۔ کہ خوف جاتا رہے۔ اور شرک کو نکال کر توحید الٰہی کی روح اور عبادت الٰہی کا جذبہ جماعت میں پیدا کر دیتے ہیں۔ بھلا انجمن بھی کہیں ایسی دعا گو اور خیر خواہ اور خلافت والی باتوں کے قیام کا باعث ہو سکتی ہے۔ انجمن کی بنیاد ہی اختلاف اور کثرت رائے اور بحث و مباحثہ اور نفسی نفسی پر ہے۔

توحید کے سلسلوں کے کام کے چلانے والے ہمیشہ سے شخص واحد ہی ہوتے چلے آئے ہیں۔ نہ کہ کمیٹیاں۔ موسیٰ کے وقت بھی ہارون بطور ان کے مددگار کارندے کے تھے۔ اس سے زیادہ نہ تھے۔

(۴۳۹) مومن اور منافق میں فرق

مومن اور منافق میں خاص تمیز کسی بڑی مصیبت۔ بڑے ابتلا اور بڑی قربانی کے وقت ہوا کرتی ہے۔ جیسا کہ فرمایا لو کان عرضًا قریبًا و سفرًا قاصدًا لاتبعوک ولکن بعدت علیھم الشقۃ (توبہ) یعنی اگر فائدہ کم اور سفر آسان ہوتا۔ تو منافق بھی تیرے ساتھ ہو لیتے۔ لیکن اب جنگ تبوک میں

ہندوستان کی "لنگوافرینکا" اردو ہی ہے

بعض مغربی فضلا کی آرار

اس وقت جبکہ ہندوستان کی آزادی کا سوال درپیش ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگ متحد و متفق ہو کر ہندوستان کو ہر جائز ذریعہ سے آزاد کرانے کی کوشش کرتے۔ اور کم از کم ہر اس امر سے پرہیز کرتے۔ جس سے کسی قوم کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک ہندوستانیوں میں یہ سپرٹ پیدا نہیں ہوئی۔ کہ وہ کسی ایک کام کو متحد و متفق ہو کر کرسکیں۔ زبان ہی کے مسئلہ کو لے لیجئے کتنی معمولی سی بات ہے لیکن بعض متعصب اور تنگ نظر لوگوں نے اس میں بھی فرقہ وارانہ صورت پیدا کر دی ہے۔ اور زبان کو ہندو مسلم سوال کی رنگت دے دی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عام لوگوں کے دماغوں سے بوجہ تعصب اور تنگ نظری کے یہ صلاحیت جاتی رہی ہے۔ کہ وہ غور و فکر سے کام لے کر معلوم کرسکیں۔ کہ ملک کی ترقی اور بہبودی اور اہل ملک کا فائدہ کس زبان کو قومی قرار دینے میں ہے۔ اور لوگوں کے لئے کونسی زبان آسان اور مفید ہے۔

بعض ہندو دوستوں کا خیال ہے کہ ہندوستان کی مشترکہ زبان ہندی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اہل اسلام کے ہند میں آنے سے قبل یہی زبان رائج تھی۔ اور چونکہ اردو مسلمانوں کی زبان ہے۔ اس لئے اسے ملکی زبان قرار دینا درست نہیں۔ اسکے بالمقابل مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ہندی کو ملکی یا قومی زبان قرار دینا بعید از دانشمندی ہے کیونکہ اس کو ہندوستان میں سوائے ایک محدود طبقے کے نہ کوئی سمجھ سکتا ہے۔ اور نہ ہی بول سکتا ہے لیکن اردو نہ صرف تمام ہندوستان میں بلکہ بعض دوسرے ممالک میں بھی مافی الضمیر کے اظہار کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ اور اس کا بولنا اور سمجھنا کوئی دقت طلب امر نہیں۔ اس لئے ملک کی بہبودی و بہتری اسی زبان کو مشترکہ زبان قرار دینے میں ہے۔

اس میں شک نہیں کہ بعض غیر متعصب و غیر جانبدار ہندو دوست بھی اردو کو ہی ملکی زبان قرار دینے کے حق میں ہیں۔ لیکن میں ذیل میں بعض مغربی فضلا کی آرار جو انہوں نے اردو کے متعلق ظاہر کی ہیں درج کرتا ہوں۔

(۱) بے بیمس لکھتا ہے۔

"میں اردو کو ایک نہایت ترقی کرنے والی اور شائستہ صورت بڑی اور وسیع زبان کی طرح سمجھتا ہوں جو ہندوستان میں رائج ہے۔"

(۲) فرینچ مستشرق گارساں دتاسی لکھتا ہے۔

"اردو کی ہندوستان بھر میں وہی پوزیشن ہے۔ جو فرینچ کو یورپ میں۔ یہی وہ زبان ہے۔ جو ملک میں بکثرت مستعمل ہے۔ عدالتوں اور شہروں میں جاری ہے۔ ارباب ادب اپنی تصانیف اسی زبان میں لکھتے ہیں۔"

(۳) جارج کیمپل لکھتا ہے۔

"میرے نزدیک یہ بہت مناسب ہے کہ تمام سرکاری سکولوں میں ہندوستانی زبان ایک عام زبان کی حیثیت سے کردی جائے۔ اور دیسی زبان بھی بشرط ضرورت رکھی جائے۔ انگریزی کو ہندوستان کی عام زبان بنانا محال ہے لہذا ہندوستانیوں کو یہ فخر ملنا چاہیئے اردو ہندوستان بھر کی زبان عام (لنگوافرینکا) کہی جانے کی مستحق ہے"

(ماخوذ از تاریخ ادب اردو سکسینہ)

(۴) ونسنٹ سمتھ جو مشہور مؤرخ ہے لکھتا ہے۔

"زبان اردو جو ہماری انگریزی سے باعتبار اپنی سادگی اور قواعد صرف و نحو کی نرمی اور کثرت الفاظ کے بہت مشابہ ہے ضرور اس قابل ہے کہ تمام مطالب عام اس سے کہ وہ ادبی ہوں یا فلسفیانہ یا سائنٹیفک ادا کئے جائیں (ہند)"

مندرجہ بالا اقتباسات سے ہر شخص خواہ وہ کسی فرقہ و مذہب سے تعلق رکھتا ہو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہ آرار بالکل غیر جانبدارانہ اور جذبات تعصب سے پاک ہیں وہ لوگ جو ہندی کو زبان عام قرار دینے کے حق میں ہیں۔ اگر غیر متعصبانہ نگاہ سے دیکھیں تو ان پر بھی واضح ہو جائے گا۔ کہ اردو ہی "لنگوافرینکا" کہلانے کی مستحق ہے۔

خاکسار خواجہ عبدالحمید ضیار

بیرون ہند میں تبلیغ اسلام

نائیجیریا اور سیرالیون میں احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

نائیجیریا میں تبلیغ

مولوی حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ تحریر کرتے ہیں کہ مسٹر موسے الفاروق جو ایک خلوص نوجوان ہے۔ اور کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ تھا۔ اس نے بیعت کرلی ہے چیف عبدالسلام سے بھی ملاقات کی ان کا بیٹا جو ڈاکٹر ہے اور مسیحی ہوگیا ہے۔ اس کی کیتھولک بیوی سے بھی ملاقات ہوئی۔ میں نے عورت سے مصافحہ نہیں کیا۔ اس پر تبلیغی گفتگو چل پڑی۔ دیر تک تبلیغ کی گئی۔ جمعہ میں حضرت امیر المومنین کا خطبہ پڑھا گیا۔ آبادان سے چل کر ... گیا۔ وہاں کی جماعت کو نصائح کیں چیفس سے ملاقات کی لیکچر دیئے لیکچر میں احمدیت کی خصوصیات بیان کیں جس کے نتیجہ میں کئی نے بیعت کی۔ بہت سے پبلک لیکچر دیئے۔ شامی لوگوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔

سیرالیون میں تبلیغ

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ تحریر کرتے ہیں کہ حسب معمول درس قرآن کریم جمعہ وغیرہ ہوتا رہا۔ دو شامیوں سے جن میں سے ایک عیسائی اور ایک مسلمان کا اشد ترین مخالف ہے گفتگو ہوئی۔ جب دلائل سے عاجز آ گئے تو تقیہ اختیار کیا۔ صوبہ شمالی کے پراونشل کمشنر یہاں دورہ پر آئے میری درخواست پر سکول کا معائنہ کیا۔ آپ کا لہجہ چونکہ مخالفانہ تھا۔ اس لئے میں نے ایک مفصل بیان تحریر کر کے انکی خدمت میں پیش کیا۔ جس سے ان کا رویہ ہمدردانہ ہوگیا۔ معائنہ کے وقت ہمارے سکول میں ۵۰ طلبار موجود تھے۔ جب انہوں نے عیسائی سکول کا معائنہ کیا تو صرف پانچ طلبار رواں تھے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

پھر سکول کے طلبار اور دو احمدی کے ہمراہ ایک گاؤں میں گیا۔ جہاں چیف اور امام کو تبلیغ کی گئی۔ اور دیگر لوگوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ چنانچہ چیف۔ امام اور نائب امام اور بعض دیگر لوگوں نے بیعت فارم پر کیا۔ اور نو مبایعین نے ۱۴ شلنگ چندہ ادا کیا۔ لنڈن سے ایک کمیشن مغربی افریقہ کے حالات کا مطالعہ کرنے آیا ہے۔ اس کے لئے میں نے ایک مضمون لکھا جو رجسٹری کر کے بھیجدیا۔ پھر دو اور گاؤں میں مختلف اوقات میں تبلیغ کے لئے گیا۔ اور سب لوگوں کو جمع کر کے احمدیت کا پیغام

اہم ملکی حالات اور واقعات

مسئلہ راجکوٹ کے متعلق مسٹر جناح کا بیان

راجکوٹ کے سوال نے اس وقت جو پیچیدہ صورت اختیار کر رکھی ہے اس کے متعلق ۱۷ اپریل کو مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ گاندھی جی کا منشاء یہ ہے۔ کہ راجکوٹ کے مسلمان ان کے مفاد کی تکمیل کے لئے ان کے آلۂ کار بن جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی باعزت انسان جو دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دینا چاہتا ہو ان کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتا۔ گاندھی جی کو یہ گوارا نہیں کہ مسلمان نمائندے مساوی حیثیت سے اصلاحاتی کمیٹی میں کام کریں۔ ان کے پیش نظر صرف پٹیل کمیٹی کی اکثریت کو برقرار رکھنا ہے۔ یہ خیال کہ حب الوطنی کے اجارہ دار صرف انہی کے مجوزہ نمائندے ہیں۔ اور مسلمانوں کی حب الوطنی مشکوک ہے ایک بنیادی غلطی ہے۔ راجکوٹ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کمیٹی کا بائیکاٹ کر دیں۔ اور ٹھاکر صاحب سے مطالبہ کریں۔ کہ اس کمیٹی کو رعایا کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ہرگز تسلیم نہ کریں۔ میں راجکوٹ کی مسلم کونسل کے صدر کی رپورٹ کا منتظر ہوں۔ اس کے موصول ہو جانے پر ہم اس امر پر سنجیدگی سے غور کریں گے کہ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے پیش نظر ہمیں کیا کارروائی کرنی چاہیئے۔ میں بھیایاتوں کو بھی اس امر پر مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ انہوں نے گاندھی جی کی شرائط کو تسلیم کرنے سے جرأت کے ساتھ انکار کر دیا۔ مسلمانوں کو بالعموم اور مسلمانانِ راجکوٹ کو بالخصوص اس امر کا یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ مسلم لیگ اس نازک وقت [illegible] ان کی مدد کرے گی۔ اور ان کے ساتھ ناانصافی کو روکنے کی حتی الوسع پوری پوری سعی کرے گی۔

خواجہ حسن نظامی صاحب بھی ۱۸ اپریل کو راجکوٹ پہونچ گئے ہیں۔ اور گاندھی جی سے مل کر مسلمانوں کی نمائندگی کے سلسلہ میں گفت و شنید کریں گے۔ اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر بھی وہاں پہنچ چکے ہیں تاکہ اصلاحاتی کمیٹی میں اچھوتوں کیلئے ان کے تناسب کے لحاظ سے نمائندگی کا انتظام کریں۔ اس سلسلہ میں وہ ٹھاکر صاحب سے ملاقات کر رہے ہیں۔

سردار پٹیل راجکوٹ سے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ گاندھی جی نے کراسیا ایسوسی ایشن کے صدر کو لکھ دیا ہے۔ کہ مجھ پر وعدہ شکنی کا جو الزام آپ کی طرف سے لگایا جاتا ہے۔ اس کے تصفیہ کے لئے یہ معاملہ بمبئی ہائیکورٹ کے کسی جج کے سپرد کر دیا جائے اس کے لئے فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ایک شرط یہ بھی رکھی ہے۔ کہ اس فیصلہ کے انتظار میں ریفارمز کمیٹی کے کام کو ملتوی نہ کیا جائے۔ معلوم ہؤا ہے کہ ان کی یہ تجویز منظور کر لی گئی ہے اور اقلیتوں کی طرف سے گاندھی جی کے خلاف مظاہرے بند کر دیئے گئے ہیں۔

پنجاب اسمبلی کی ۱۸ اپریل کی کارروائی

آج اسمبلی کا اجلاس شروع ہؤا۔ تو ایک کانگرسی ممبر نے ایک تحریک التواء پیش کی۔ تا ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز گورداسپور کے ایک حکم پر بحث کی جا سکے۔ جس کے رو سے اس نے مڈل سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کو ذریعہ تعلیم بنائے جانے کی ممانعت کر دی ہے وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت کے علم میں کوئی ایسا سکول نہیں جس میں ہندی یا گورمکھی ذریعہ تعلیم ہو بہر حال میں اس کے متعلق تحقیقات کر کے آنریبل ممبر کو مطلع کر دوں گا۔ اور تحریک التواء اگر ضروری ہو۔ تو اس کے بعد پیش کی جا سکتی ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جن علاقوں میں حال ہی میں ژالہ باری کی وجہ سے فصلوں کا نقصان ہؤا ہے۔ ان کی سپیشل گرداوری کرائی جا رہی ہے۔ اس کے بعد مالیہ اور آبیانہ میں مناسب معافیاں دی جائیں گی۔ اور اگلے ماہ میں کسانوں میں تقاوی کی تقسیم بھی شروع ہو جائے گی۔ ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ کہ اس سال بجٹ کے بعد اسمبلی کا کوئی اجلاس نہیں ہو گا۔ حکومت کی طرف سے تسلیم کیا گیا۔ کہ زرعی بلوں کی وجہ سے ملازمین محکمہ مال کا کام بہت بڑھ جائے گا۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کوئی زائد سٹاف بھی رکھا جائے گا یا نہیں۔ وزیر اعظم نے ایک موقعہ پر کہا۔ کہ ہر سوال کے جواب کے لئے جو اسمبلی میں دریافت کیا جاتا ہے حکومت کا اڑھائی سو روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور ہر منٹ پر بیس روپیہ۔ وزیر خزانہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ۱۹۳۸ء میں پنجاب کی جیلوں میں ۱۱۲ اموات ہوئی ہیں۔ آٹھ قیدیوں کو بید زنی کی سزا دی گئی۔ اس سزا کو بند کرنے کے لئے حکومت نے کوئی سرکلر جاری نہیں کیا۔ البتہ یہ کوشش کر رہی ہے کہ یہ سزا حتی الامکان نہ دی جایا کرے۔ وزیر ترقیات نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ مارکیٹنگ بل کے متعلق قواعد مرتب ہو رہے ہیں۔ اور ان کے مکمل ہونے پر تین ماہ تک یہ قانون نافذ کیا جائے گا۔ اسمبلی کو بھی ان قواعد کی اطلاع دیدی جائے گی۔ اگرچہ اسمبلی کی طرف سے ان کی تصدیق ضروری نہیں۔

اس کے بعد سردار دسوندھا سنگھ صاحب ڈپٹی سپیکر اسمبلی کے خلاف اپوزیشن کے ایک ممبر کی طرف سے تحریک عدم اعتماد کا سوال پیش ہؤا۔ اس کے متعلق وزیر اعظم نے کہا۔ کہ آج سرکاری کام کا دن ہے۔ اس کے علاوہ ڈپٹی سپیکر صاحب آج اجلاس میں موجود نہیں ہیں۔ میں انہیں بذریعہ تار طلب کر رہا ہوں۔ اس لئے یہ تحریک کل پیش کر دی جائے اپوزیشن کے ممبروں کو عدم سپورٹ سیّن ہونے کا ثبوت دینا چاہیئے۔ سپیکر نے بھی اس تحریک کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ اس پر اپوزیشن کی طرف سے کچھ ہنگامہ بھی بپا ہؤا لیکن آخر کار یہی فیصلہ ہؤا۔ کہ یہ تحریک کل پیش ہو۔ وزیر اعظم نے آج کے اجلاس میں یہ بھی اعلان کیا کہ ۲۱ اپریل کو بادشاہی مسجد لاہور کی مرمت کے سلسلہ میں ایک بل کا مسودہ اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔

گاندھی جی اور حیدر آباد ستیہ گرہ

اخبار پرتاپ کے مہاشہ کرشن صاحب حیدر آباد ستیہ گرہ کے چھٹے ڈکٹیٹر مقرر ہو چکے ہیں۔ ۱۴ اپریل کو آپ نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حیدر آباد میں ستیہ گرہ کے متعلق گاندھی جی کی اجازت اور اخلاقی حمایت وغیرہ باتیں اس وقت ظاہر ہوں گی جب گاندھی جی ان کی اشاعت کی اجازت دیں گے یہ صحیح نہیں کہ وہ اس تحریک میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے۔ وہ اس میں پوری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اس میں ضرور مداخلت کریں گے۔ مگر ایسے موقعہ پر کہ جب دربار ...

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

صدر جمہوریہ امریکہ کی اپیل اور ڈکٹیٹر

صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روز ویلیٹ نے مسولینی اور ہٹلر سے جو اپیل کی ہے۔ کہ آزاد ممالک پر قبضہ نہ کریں۔ اور کم سے کم آئندہ دس سال تک جارحانہ اقدامات سے اجتناب کا وعدہ کریں۔ اسے برطانیہ کی حکومت نے بہت پسند کیا ہے۔ وزیر اعظم نے ایک اعلان کے ذریعہ اس کے ساتھ کامل اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ یورپ کو تباہ کن جنگ سے بچانے کا واحد طریق یہی ہے۔ اسی طرح فرانس کے وزیر اعظم نے بھی اس سے کامل اتفاق کا اظہار کیا ہے۔ اس اپیل کا جواب تیار کرنے کے لئے ہٹلر نے ۲۸ اپریل کو پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ مسٹر روز ویلیٹ کے سوالات کا جواب جرمن حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ جرمن قوم کی طرف سے دیا جائے۔ اس جواب میں اس کی طرف سے کیا تجاویز پیش کی جائیں گی۔ اس کے متعلق تاحال کچھ کہنا مشکل ہے لیکن سیاسی حلقوں کا قیاس ہے۔ کہ وہ جرمنی کی طرف سے امن کی گارنٹی اس صورت میں دینے کے لئے تیار ہوگا۔ جب کہ اس کے مطالبات تسلیم کر لئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اس کی نوآبادیات اسے واپس کر دی جائیں۔ اور دوسرے یہ کہ بلقان سٹیٹس میں اسے اپنی اقتصادی پالیسی پر آزادی کے ساتھ عمل کرنے کی اجازت دیدی جائے۔ اٹلی کی طرف سے ابھی کامل خاموشی ہے۔ لیکن سائینور گیڈا نے اس کے متعلق ایک تیز و تند مقالہ لکھا ہے۔ جس میں مسٹر روز ویلیٹ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ سخت گستاخ زبان دراز اور مغرور انسان ہے۔ اس نے یورپ کے دو معزز لیڈروں کی سخت توہین کی ہے۔ جب کہ انہیں امن شکن قرار دیا ہے۔ اس کی طرف سے اپنے معزز رہنماؤں کی ہتک کو اطالوی اور جرمن قومیں ہرگز برداشت نہیں کریں گی۔ بلکہ باہم مشورہ کرنے کے بعد اس توہین کا دندان شکن جواب دیں گی۔

برلن سے ۱۸ اپریل کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ہٹلر اور مسولینی کی طرف سے اس کا جواب مشترکہ طور پر دیا جائے گا۔ لیکن فرانسیسی اخبارات نے اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ اس جواب کو ۲۸ اپریل تک ملتوی کرنے سے ہٹلر کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ اس عرصہ میں یورپ کا نقشہ بدل دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ اور اس کا مصمم ارادہ ہے کہ اس تاریخ سے قبل ڈینزگ پر قبضہ کرے۔ چنانچہ جرمن افواج نہایت سرعت کے ساتھ نقل و حرکت میں مصروف ہیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو ہٹلر اس کا جواب ۲۸ اپریل سے قبل بھی دے سکتا تھا۔ اور اگر ریشتاغ کا مشورہ اس کے نزدیک ضروری تھا۔ تو وہ اسے اس سے قبل بھی طلب کر سکتا ہے۔ گویا وہ مسٹر روز ویلیٹ کی اپیل کا جواب زبانی نہیں بلکہ عملاً دینا چاہتا ہے۔

متحدہ محاذ کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ کا اعلان

۱۸ اپریل کو بعد دوپہر برطانوی پارلیمنٹ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ کہ صدر امریکہ کی تقریر نے یورپ کے پالیٹکس پر نہایت گہرا اثر ڈالا ہے۔ امن پسند ممالک کا متحدہ محاذ قائم کرنے کے لئے حکومت برطانیہ۔ روس ترکی۔ رومانیہ اور پولینڈ کے ساتھ گفت و شنید میں مصروف ہے۔ اور فوجی۔ بحری۔ بری۔ ہر قسم کے انتظامات کی تجاویز مکمل کر لی گئی ہیں۔ اور ان تجاویز کا بہت حد تک فیصلہ ہو چکا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک عجیب خبر یہ بھی ہے۔ کہ رومانیہ کا وزیر خارجہ برلن پہنچ گیا ہے۔ جہاں جرمنی کے وزیر خارجہ سے ملاقات کریگا۔

برطانیہ کی جنگی تیاریاں

دارالعوام میں ۱۸ اپریل کو سوالات کا جواب دیتے ہوئے برطانیہ کے وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشیا نے کہا۔ کہ حکومت نے دفاعی انتظامات اور جنگ کے خطرات کے پیش نظر فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان۔ آسٹریلیا۔ اور کینیڈا میں اسلحہ سازی کے کارخانے کھولے جائیں۔ جن میں مشین گنیں۔ طیارہ شکن توپیں۔ ٹینک۔ اور بندوقیں تیار کی جائیں گی۔ اس کے متعلق مقامی حکومتیں بہت دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔ اور حکومت ہند ٹاٹا کمپنی سے لوہے کی سپلائی کے متعلق گفت و شنید کر رہی ہے۔ انگلستان کے ماتحت تمام ممالک کو جنگ کے لئے تیار کر دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان و برما کے سوا باقی برطانوی علاقوں میں انفنٹری یونٹوں کو برین مارک بندوقیں اتنی تعداد میں مہیا کر دی گئی ہیں۔ کہ جو ضروریات جنگ کے لئے بالکل کافی ہیں۔

لنڈن سے ۱۸ اپریل کی ایک خبر مظہر ہے کہ جبرالٹر میں انگریزی و فرانسیسی افواج زور شور سے جمع ہو رہی ہیں۔

برطانوی پریس لکھ رہا ہے کہ اگر ہٹلر نے قیام امن کے لئے کوئی مطالبات پیش کئے۔ تو برطانیہ ان پر ہمدردی کے ساتھ غور کریگا۔ لیکن اگر وہ کسی اور ملک پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھا۔ تو پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کیا جائیگا۔ دفاعی تجاویز کے سلسلہ میں ہی آج ٹرکی کے وزیر خارجہ نے لارڈ ہیلی فیکس برطانیہ کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور مختلف امور پر دیر تک مبادلہ افکار ہوتا رہا۔

انگلستان کے مشہور اخبار نیوز کرانیکل کا ایک نمائندہ مسٹر ایچ۔ ایچ ہیریسن برلن میں گیا ہوا تھا۔ لیکن جرمن گورنمنٹ کی طرف سے اس پر ایک نوٹس کی تعمیل کرائی گئی ہے۔ جس میں اسے جرمنی کی حدود سے پندرہ دن کے اندر اندر نکل جانے کا حکم دیا گیا ہے۔

مسٹر لائیڈ جارج کا ہنگامہ خیز مضمون

انگلستان کے مشہور مدبر مسٹر لائیڈ جارج نے اخبار سنڈے ریفری میں ایک زبردست مضمون لکھا ہے جس میں جرمنی اور اٹلی کی دست درازیوں کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ یہ ڈکٹیٹر گذشتہ تین سال سے اپنی فضائی۔ بحری اور بری طاقت میں اضافہ کر رہے تھے۔ مگر برطانیہ اور فرانس کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ حتیٰ کہ جب گذشتہ ستمبر میں لڑائی کا احتمال سامنے آیا۔ تو ان کو معلوم ہوا۔ کہ ان کی طاقتیں تو اپنے شہروں کو فضائی حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے بھی کافی نہیں ہیں۔ اور اس احساس نے ان کے اندر ایک گونہ بیداری پیدا کر دی ہے لیکن جو تیاری جنگ کے امکانات میں کمی ہوئی۔ ان پر پھر سکوت مرگ طاری ہو جائیگا۔ کوئی شخص اب یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آئندہ کیا ہوگا کیونکہ ہٹلر اپنے پروگرام کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھتا ہے جب تک کہ اسے بروئے کار نہ لے آئے۔ چیکوسلواکیہ کی طرح اور حادثات بھی یورپ میں رونما ہونگے۔ مگر کب اور کہاں یہ ابھی نہیں کہا جا سکتا۔ یورپ کے لئے جنگ اب ناگزیر ہے۔ لیکن اس کی ذمہ داری مسٹر چیمبرلین اور موسیو دلادیہ کی امن پسندی پر ہوگی۔

برطانیہ اور فرانس کا ایک اور مخالف

شکاگو سے ۱۸ اپریل کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ میکسیکو کی حکومت نے بھی فرینکو کے ساتھ متحد رہنے کا اعلان کر دیا ہے جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ آئندہ جنگ میں وہ ڈکٹیٹروں کا ساتھ دیگا۔ پہلے سپین سے بھاگے ہوئے لوگوں نے وہاں پناہ لی تھی لیکن اب ان پر...

وصیتیں

نمبر ۵۳۵۵ منکہ امۃ العزیز بیگم زوجہ حافظ شفیق احمد قوم شیخ قریشی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے جو کہ منقولہ ہے۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ دو عدد طلائی کانٹے قیمت ساٹھ روپے اور اڑھائی صد روپیہ مہر ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اپنی وصیت میں سے کوئی رقم ادا کر کے رسید حاصل کروں تو وہ اس سے منہا ہو جائیگی اگر میں کل رقم اپنی زندگی میں حصہ وصیت میں سے ادا نہ کر سکی تو میرے مرنے کے بعد میرے خاوند حافظ شفیق احمد صاحب سے وصول کر لی جاوے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد:۔ امۃ العزیز بیگم بقلم خود قادیان گواہ شد:۔ حافظ شفیق احمد خاوند موصیہ محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد شیخ عبدالحمید احمدی آف ڈیرہ دون محلہ دارالفضل قادیان۔

نمبر ۵۳۵۶ منکہ رقیہ خانم زوجہ محمد افضل خان صاحب خورشید قوم باجوہ جٹ پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال تقریباً تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۳ء ساکن بکھو کے مستریاں ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے مبلغ ۱۰۰۰ روپے بابت مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ ایک سنگر مشین سیکنڈ ہینڈ مالیتی ۱۵/۰ روپے زیورات پونچیاں کلپ۔ مندری نگینہ چالیس روپے اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان داخل کروں گی جسکی میزان ۱۲۴ روپیہ تقریباً ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان حقدار ہوگی۔ العبد امۃ رقیہ خانم۔ گواہ شد میاں محمد لطیف محلہ دارالرحمت بقلم خود۔ گواہ شد محمد افضل خان خورشید خاوند موصیہ۔

نمبر ۵۳۵۷ منکہ محمد افضل خان خورشید ولد الٰہی بخش قوم مغل عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۲۸/۳ ساکن بکھو کے مستریاں ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک حال محلہ ریتی چھلہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

خاکسار کا ایک رہائشی مکان کا ایک حصہ جو کمترین کو والدہ کی طرف سے ملا تھا۔ مالیتی یک صد روپیہ واقع بکھو کے مستریاں ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کو قرار دیتا ہوں۔ کمترین اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ادا کرتا رہیگا۔ جو ۵ روپے ماہوار ہے۔ اگر کمترین کے مرنے کے بعد کمترین کی اور کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔

العبد:۔ محمد افضل خان خورشید
گواہ شد:۔ محمد لطیف مستری
گواہ شد:۔ مرزا احمد حسین جنرل محصل بیت المال۔

تعارف

رگی۔ بسترہا۔ موتیابند۔ بہرہ پن۔ دمہ کنٹھ مالا۔ باؤ گولہ۔ تلی۔ جلندھر۔ پتھری ذیابیطس۔ اور دیگر پیشاب کی بیماریوں فیل پا۔ داد۔ چنبل۔ بواسیر۔ سل۔ دق نکسیر۔ مردوں۔ عورتوں کے پوشیدہ اور جسمانی امراض کے لئے نوے فیصدی کامیاب امریکن ادویات طلب فرمایئے ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

اعلان

محمد اشرف و محمد افضل پسران جلال الدین قوم مغل دو دہم مسمات نور بی بی بیوہ محمد تسیم قوم مغل یکحصہ ساکن موضع بلانی مالکان اراضی واقعہ دیہہ بے چراغ چک ۱۱ بہادر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

مظہر محمد اشرف نے غالباً ۱۹۳۳ء میں اپنے بھائی محمد افضل کو ایک مختار نامہ خاص بدیں مضمون دیا تھا۔ کہ اراضی دیہہ واقعہ چک ۱۱ بہادر کے سودا انتقال اراضی میں مظہر محمد اشرف کا قائم مقام ہوگا۔ یہ مختار نامہ میں نے بحالت ملازمت دیا تھا۔ اب میں ملازمت سے فارغ ہو کر پنشن یاب ہو چکا ہوں۔ نیز محمد افضل بھی اپنے وطن سے سکونت ترک کر چکا ہے اب میں نے اپنے حقوق کا تصرف اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ میں مختار نامہ مذکور جناب محمد اشرف بحق محمد افضل منسوخ کر کے اس کے نفاذ کو بند کرتا ہوں۔ خاکسار۔ (مرزا) محمد اشرف۔ قادیان

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ دوست محمد ولد برکت علی ذات آوان سکنہ فتح گڑھ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے مورخہ ۲۲-۶-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۳-۴-۳۹ (دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد ولد اسماعیل ذات لاہول سکنہ موضع سلارہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۱۹/۵/۳۹ مقرر کیا ہے لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۲/۴/۳۹ (دستخط) خانصاحب میاں نور الدین صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ دیوا سنگھ ولد سجن سنگھ ذات جٹ سکنہ چک ۳۱ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۰/۵/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر سائل کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰/۳/۳۹

(دستخط) جناب چوہدری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۸ اپریل۔ وزیر خارجہ رومانیہ برلن پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر خارجہ جرمنی آپ سے دریافت کریں گے کہ برطانیہ اور فرانس نے رومانیہ کو امداد کی جو پیشکش کی ہے۔ اس کی نوعیت کیا ہے۔ جس کا جواب وہ یہ دیں گے۔ کہ رومانیہ ہر اس ملک سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے جو اسے امداد دینے کے لئے تیار ہو۔ ہر ہٹلر خود بھی اس سے ملاقات کرے گا۔

برلن ۸ اپریل۔ جرمنی کا جنگی بیڑا آج ہسپانوی سمندروں کی طرف روانہ ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ جنگی بیڑا ہسپانیہ کے سمندروں میں مشقی جنگ کرے گا۔

پٹنہ ۸ اپریل۔ دربھنگہ کی ایک اطلاع ہے۔ کہ وہاں خوفناک آتشزدگی کی ایک واردات ہوئی۔ جس سے ۲۰۰ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ کانگرس کے اجلاس میں ایک قرارداد پیش کی جائیگی جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے جو چھان بین کرے کہ کانگرسی وزارتوں کے قیام کے وقت جو وعدے کئے گئے تھے وہ کس حد تک پورے کئے گئے ہیں۔

ٹوکیو ۸ اپریل۔ جاپان کے دفتر جنگ نے دعوی کیا ہے۔ کہ جاپانی فوج نے کیونگ کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور کہ لڑائی میں چینیوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔

لنڈن ۸ اپریل۔ ۱۵ مئی کو ہسپانوی فوجیں میڈرڈ میں فتح کی خوشی میں جشن منائیں گی۔ اور اس کے بعد اطالوی فوجیں ہسپانیہ سے اٹلی کو روانہ ہونی شروع ہو جائیں گی۔

روما ۸ اپریل۔ اطالیہ کی فسطائی پارٹی کا سکرٹری روما سے تیرانا روانہ ہو گیا ہے۔ تاکہ البانیہ میں فسطائی پارٹی قائم کی جا سکے۔

لاہور ۸ اپریل۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے سردار سردول سنگھ کویشر نے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ چونکہ گورنمنٹ آف انڈیا نے ٹیرف بل کو مرکزی اسمبلی کے منشاء کے خلاف منظور کر دیا ہے۔ اس لئے ہندوستانیوں کو چاہئے۔ کہ برطانیہ کی بنی ہوئی اشیاء کا بائیکاٹ کریں۔ اور کانگرسی حکومتیں اس بائیکاٹ کو مؤثر بنائیں۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں موجودہ تہذیب کے کھنڈروں پر ایک جدید تہذیب کی بنیاد رکھی جائیگی۔ موجودہ تہذیب اس وقت تباہی کے غار کے کنارے کھڑی ہے طاقتور اقوام کا کمزور قوموں کو لوٹنا ہی اس تہذیب کی بربادی کا پیش خیمہ ہے موجودہ تہذیب اپنے ہاتھوں آپ خودکشی کر رہی ہے۔

میرٹھ ۸ اپریل۔ مقامی دہرم سالہ سے آج پولیس نے انقلاب پسند دل کے گروہ کے ایک ممبر کو گرفتار کیا جس کے قبضہ سے چند بم اور دیسی ساخت کی بندوقیں بھی برآمد ہوئیں۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ بنگال ایکسپریس اور ڈھاکہ میل کے تصادم کی خبر کل دی جا چکی ہے۔ آج جب شکستہ ڈبے ہٹائے گئے۔ تو چار مزید لاشیں برآمد ہوئیں بنگال اسمبلی کے ایک اور مجروح ممبر کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت تک ۳۵ اموات اس حادثہ کے نتیجہ میں ہو چکی ہیں۔ ڈھاکہ میل کا ڈرائیور اور دو فائرمین جنہوں نے تصادم سے گاڑی کو بچانے کی کوشش کی بجائے خود کود کر اپنی جانوں کو بچانا مقدم سمجھا۔ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بریلی ۸ اپریل۔ ایک گڑھے میں پڑے ہوئے بم کو لاعلمی میں اٹھانے کی وجہ سے دو لڑکے شدید طور پر مجروح ہوئے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

کلکتہ ۸ اپریل۔ ڈاکٹر ٹیگور نے گاندھی جی سے اپیل کی ہے کہ کانگرس کے موجودہ انتشار سے خوفناک نتائج پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ اس لئے آپ مسٹر بوس سے مل کر حالات کی اصلاح کی کوشش کریں۔

الہ آباد ۸ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر بوس سے ملنے کے لئے جیلگورا روانہ ہو گئے ہیں۔

بنوں ۸ اپریل۔ قبیلہ مداخیل کے سرکردہ ملکوں نے گورنر سرحد سے ملاقات کی۔ اور مطالبہ کیا کہ ان پر عائد کردہ پابندیاں منسوخ اور ان کے لیڈر کو رہا کر دیا جائے۔ گورنر نے پچاس ہزار روپیہ کی شخصی ضمانت طلب کی۔ کہ آئندہ وہ لوگ فقیر ایپی یا اس کے کسی ساتھی کو پناہ نہیں دیں گے۔ اور نہ کسی ایجی ٹیشن میں حصہ لیں گے۔ ان کی طرف سے ضمانت پیش کر دی گئی جسے گورنر نے منظور کر لیا۔

راجکوٹ ۸ اپریل۔ ٹھاکر صاحب راجکوٹ نے گاندھی جی کی مرسلہ فہرست کے بارہ میں ان کو لکھا ہے۔ کہ ان کے مجوزہ سات ممبروں میں سے چھ راجکوٹ کی رعایا نہیں ہیں۔ اور اس لئے حسب معاہدہ ان کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ نیز اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ مسلمانوں اچھوتوں اور بھیاتوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

بنوں ۸ اپریل۔ اضلاع بنوں ڈیرہ اسمٰعیل خان اور کوہاٹ میں قبائلیوں کے حملوں کی روک تھام کے لئے گورنر سرحد کی صدارت میں کل یہاں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں قرار پایا ہے۔ کہ ان اضلاع میں ایک مسلح ٹیکٹیکل کور قائم کی جائے۔ نیز ان اضلاع کے باشندوں میں سے ۵۰۰ نوجوان بھرتی کر کے ایک سپیشل پولیس قائم کی جائے۔ سرحد کے تمام دروں پر فوجی چوکیاں قائم کی جائیں اور سرحدی لائن پر زبردست پہرہ کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ قبائلی نقل و حرکت کا علم باقاعدہ ہوتا رہے۔

الہ آباد ۸ اپریل۔ کانگرس ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ گاندھی جی کی خواہش کے مطابق آل انڈیا کانگرس کمیٹی نیز ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۸۔ ۲۹ اپریل پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۸ اپریل۔ ۵۔۶ مئی کو شولاپور میں جو آریہ سماجی شورش کا مرکز ہے۔ بمبئی پراونشل مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت سر سکندر حیات خان کریں گے۔

جہریا ۸ اپریل۔ کانگرس کے پریذیڈنٹ مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان کی طرف سے برطانیہ کو الٹی میٹم دینے اور جنگ آزادی شروع کر دینے کے متعلق ان کے خیال کو دیگر ممالک میں آباد ہندوستانیوں نے نظر استحسان دیکھا ہے۔ غیر ممالک میں تعلیم پانے والے ہندوستانیوں کی ایک کثیر تعداد نے بھی ان کو تائیدی خطوط لکھے ہیں۔ آخر میں آپ نے اہل ہند سے اپیل کی ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور بیداری پیدا کریں۔

امرتسر ۸ اپریل۔ آج یہاں گندم ہاڑ کا نرخ ۲/۷/۳ ہے لاہور میں ۲/۶/۳۔ بمبئی میں روئی کا نرخ ۵۲/۱۴/- ہے۔ لائل پور میں بنولہ ۲/۱ ہے۔ ہاپوڑ میں گندم ۲/۶/۳ ہے

حصار ۸ اپریل۔ بھوانی سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں پر مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ وہ ایک ساہوکار کے مکان سے پچاس ہزار کے زر و جواہرات لے گئے۔ دو آدمی بھی ان کے فائروں سے شدید طور پر مجروح ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۸ اپریل۔ سپین اور ہسپانوی مراکو میں جنگی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ مراکو میں بڑے زور سے قلعہ بندی ہو رہی ہے۔ غیر ملکی انجنیئر اس کام کو بڑی سرگرمی سے انجام دے رہے ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی